بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادارہ القادسیہ برائے نشرواشاعت

پیش کرتا ہے

السحاب کی ویڈیو ریلیز کا اردو ترجمہ

امریکی فوج اور جنگی اخلاق

از شیخ المجاہد / ابو یحیی اللیبی

حسن قائد (حفظہ اللہ)

ریلیز کردہ: ادارہ السحاب برائے نشرواشاعت

شعبان 1433ھ- 06 / 2012ء

مؤسسة القادسية

Al-Qadisiyyah

(وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيراً مِّنَ الْجِنِّ وَالإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لا يَسْمَعُونَ بِهَا أُوْلَئِكَ كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُوْلَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ) [الأعراف : 179]

"اور بیشک ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لیے پیدا کیے ہیں۔ ان کے دل ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں پر ان سے سنتے نہیں۔ یہ لوگ بالکل چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بھٹکے ہوئے۔ یہی وہ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔"

الحمدُ لله، والصلاةُ والسلامُ على رسولِ الله وعلى آله وصحبه ومَن والاه، وبعد:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، درود و سلام ہو رسول اللہ پر، آپ کے آل پر، آپ کے ساتھیوں پر اور آپ سے دوستی نبھانے والوں پر۔ اما بعد:

میرے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالی نے مومنین پر جہاد فرض کرنے، اور خود ہی کافروں کی پکڑ نہ کرنے اور انہیں اپنے عذاب سے دوچار کر کے ان کا خاتمہ نہ کرنے کی حکمت بتاتے ہوئے فرمایا:

(ذَلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ). [محمد : 4]

"اور اگر چاہتا اللہ تو خود ہی نبٹ لیتا ان سے لیکن (اس نے چاہا) کہ آزمائے تم کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے۔"

بیشک ایمانی بلاک اور کفری بلاک کے مابین، رحمن کے اولیاء اور شیطان کے اولیاء کے درمیان معرکہ اب بھی پوری شدت، جوش و خروش اور آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔ اس معرکے میں شیطان کے اولیاء

مختلف ہتھکنڈے اختیار کرکے انہیں ایسے متعدد طریقوں سے عملی جامہ پہنانے میں لگے ہوئے ہیں، جن سے حق کے لیے ان کے شدید بغض کا اظہار ہوتا ہے، حق کی روشنی سے نفرت اور ان اندھیروں پر رضامند ہونا ظاہر ہوتا ہے جن میں یہ اَوندھے منہ گر پڑے ہیں۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ ان کے دلوں پر کفر کے غلاف چڑھے ہوئے ہیں، شیطان ان کو اپنے قابو میں کرکے ان پر غلبہ حاصل کرچکا ہے اور اللہ تعالی نے جو کچھ نازل کیا ہے اس کی بابت انہیں بغض سے اور اللہ تعالی کے احکام پر ناراضگی سے بھر دیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

(وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْساً لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ * ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ) [محمد : 8-9]

"اور جنہوں نے کفر کیا تو ان کے لئے ہلاکت ہے اور (اللہ نے) ان کے اعمال برباد کر دیئے۔ یہ اس لئے کہ اللہ نے جو چیز نازل فرمائی انہوں نے اس کو ناپسند کیا تو اللہ نے بھی ان کے اعمال اکارت کر دیئے"

یہ کافر خواہشات کے پیروکار ہیں جیسا کہ ہمیں ہمارے پروردگار نے بتاتے ہوئے فرمایا:

(فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ) [القصص : 50]

"پھر اگر یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

یہ کافر خواہشات کے پجاری ہیں اور اسی کی بابت ہمیں سب سے زیادہ جاننے اور خبر رکھنے والی ذات نے یہ بتایا:

(وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُواْ مَيْلاً عَظِيماً) [النساء : 27]

" اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے اور جو لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم

سیدھے راستے سے بھٹک کر دور جا پڑو۔"

اس وجہ سے یہ کافر جانوروں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ۔

(أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلاً) [الفرقان : 44]

"کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے یا سمجھتے ہیں؟ (نہیں) وہ تو چوپایوں کی مانند (ہو چکے) ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔"

اللہ تعالی نے فرمایا:

(وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ) [محمد : 12]

"اور جو کافر ہیں وہ (دنیوی) فائدے اٹھا رہے ہیں اور (چند روزہ زندگی میں اس طرح) کھا رہے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں سو دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہے۔"

یہ ہیں ان کافروں کی اللہ تعالی کے دین میں قدر و قیمت۔ یہ ہیں کافروں کے حال کا بیان جس کے وہ مستحق ٹھہرے ہیں، اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے کے بعد، اللہ تعالی کی واضح نشانیوں کو جھٹلانے، اس کے دین سے جنگ کرنے اور اس کے راستے میں کجی تلاش کرتے ہوئے اس سے روکنے کے بعد۔ پس کفر و شرک سے ان کافروں کے بیمار دلوں کو خوش نما الفاظ، جھوٹے نعرے، من گھڑت پروپیگنڈے اور بہروپیوں کے روپ ہر گز حسین و جمیل نہیں بنا سکتے ہیں۔ یہ جھوٹ و جعل سازی والا میڈیا اور ملمع سازی و گمراہ کن بیانات ان کافروں کی حقیقت کو ہر گز تبدیل نہیں کر سکتے اور ان کے بیانِ حال کو نہیں بدل سکتے ہیں۔ ان کافروں کے سینے بغض و عداوت سے ایسے ابل رہے ہیں کہ یہ جتنا مرضی چاہیں اسے محدود نہیں کر سکتے۔ پس جب بھی وہ ایسا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو فوراہی ان کا بغض و عداوت ان کے بھیانک مجرمانہ کاموں اور گھٹیا باتوں کی صورت میں پھٹ پڑتا ہے جیسا کہ یہ ہر دور کے فاجر کافروں کی عادت ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

(إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ

تَكْفُرُونَ) [الممتحنة : 2]

" اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لئے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں (بھی) اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ"

اللہ تعالی نے ان کافروں کی طرف مائل ہونے یا ان پر اعتبار کرنے سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:

(هَاأَنتُمْ أُوْلاء تُحِبُّونَهُمْ وَلاَ يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ عَضُّواْ عَلَيْكُمُ الأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُواْ بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ). [آل عمران : 119]

"دیکھو تم ایسے (صاف دل) لوگ ہو کہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (اور وہ تمہاری کتاب کو نہیں مانتے) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں (ان سے) کہہ دو کہ (بدبختو) غصے میں مر جاؤ اللہ تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے"

جس کسی نے ان کافروں کے بار بار دہرائے جانے والے جرائم، ان کی مختلف بھیانک کرتوتوں اور ان کے اسلام و اہل اسلام کو نشانہ بنانے کے لیے موقعوں سے فائدہ اٹھانے کو دیکھا ہے؛ تو اس شخص کے اللہ تعالی کی ان کافروں کی بابت بیان کردہ باتوں پر ایمان، تصدیق اور تسلیم میں اضافہ ہو گا۔ اگر اضافہ نہیں ہوتا تو وہ اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ پس ان کافروں کا بگرام فوجی اڈے پر قرآن کریم کو جلانا نہ پہلا جرم تھا اور نہ یہ آخری جرم ہے۔

پس ان کافروں کے فوجیوں کا مُردوں کی لاشوں پر پیشاب کرنے کے معاملے کو صرف تین ہفتے گزرے تھے کہ یہ حادثہ رونما ہو گیا۔ ان کافروں نے اس جرم کو لپیٹنے اور اس کی اہمیت کو گھٹاتے اور خاطر میں نہ لاتے ہوئے کہا کہ یہ امریکی فوج کے اخلاق کی ترجمانی نہیں کرتا۔ ہائے یہ کس قدر مذاق اور مسخرا پن ہے! کیا گری ہوئی امریکی فوج کے پاس حقیقت میں اخلاق نامی کوئی چیز موجود ہے، جو یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ اس کے اخلاق میں سے نہیں ہے؟

ہم نے مویشی اور جانور دیکھ رکھے ہیں اور ہم کئی سالوں تک اس فوج کے مرد اہلکاروں اور فوجی

عورتوں کے ساتھ رہے ہیں۔ پس ہم نے ان مجرموں سے زیادہ کسی کو گرا ہوا، گھٹیا اور ذلیل ورسوا نہیں پایا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی ایجنسیوں کے تفتیش کاروں کو بھی بسا اوقات کچھ سر د شرم کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب وہ اپنے فوجیوں کی کرتوتوں کو دیکھتے اور ان کے بارے میں سنتے ہیں۔ پھر وہ ہمارے سامنے اس اخلاقی گراوٹ کی معافی یہ کہتے ہوئے مانگتے تھے: ''ہم امید کرتے ہیں یہاں پر فوجیوں سے جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں، اس سے امریکی عوام کے بارے میں تاثر مت لینا۔ پس یہ فوجی ہمارے معاشرے کی گندگی ہیں۔'' سو اگر یہ فوجی گندگی ہیں تو ان کی ایجنسیاں گندگیوں کا گند ہیں، کیونکہ ان کے پاس نہ کوئی اقدار ہیں، نہ کوئی مبادی، نہ کوئی اخلاق اور نہ کوئی مانع ہیں۔ خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔

آج اللہ تعالی کی کتاب جلانے کا معاملہ پیش آیا تو جھوٹ اور بہتان کے سرغنوں نے اپنے بدبخت فوجیوں کی طرف سے لپٹی ہوئی معافی مانگی، تاکہ افغانستان اور دیگر مقامات پر موجود مسلمانوں کی عقلوں کو اوچھا بنا سکیں، یہ کہتے ہوئے کہ ''یہ غیر ارادی طور پر ہوا ہے۔'' ہم نہیں جانتے اس بیہودہ بات کا کیا مطلب ہے۔ کیا تمہارے فوجی بہرے، گونگے اور اندھے تھے جب انہوں نے اس بھیانک جرم کا ارتکاب کیا؟

جب یہ جرم سب کے سامنے آ گیا اور مسلمانوں نے اس کا کچھ حصہ دیکھ لیا تو جیلوں میں کمزور قیدیوں کے سامنے جو کچھ ہو رہا ہے، وہ اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔ یہ فوجی قرآن کریم کو پھینکتے، بیت الخلا میں ڈالتے، قدموں سے روندتے اور خون سے آلودہ کرتے ہیں۔ یہ مجرم اپنے فوجیوں کے بارے میں یہاں یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے یہ سب کچھ غیر ارادی طور پر اور غلطی سے کیا ہے۔ مگر ان مجرموں نے جو کچھ بتایا، اس پر خود دار افغانی مسلم عوام نے اعتبار نہیں کیا، نہ ان کے فرضی دلائل اس عوام کو بہکا سکے، نہ گمراہ کن معافیاں اسے دھوکہ دے سکیں، اور نہ وہ ان کی کھوکھلی باتوں کی طرف مائل ہوئے۔

مگر خود دار افغانی مسلم عوام ان مجرموں کی باتوں میں نہیں آئے، نہ وہ ان کے فرضی دلائل کے بہکاوے میں آئے، نہ وہ ان کی گمراہ کن معافیوں کے دھوکے میں آئے اور نہ وہ ان کی کھوکھلی باتوں کی طرف مائل ہوئے۔ بلکہ افغانی عوام اپنے دین کا دفاع کرتے ہوئے، اپنے رب کی کتاب کے لیے غصہ کرتے ہوئے، اپنے ایمان کی پکار کا جواب دیتے ہوئے ان کے سامنے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس مقصد کی خاطر نفسوں، جانوں اور خون کو سستا کر کے پیش کیا۔ پس اس عوام نے قرآن کریم کے معرکہ میں — جو سات آسمانوں کے اوپر سے اللہ کی

نازل کردہ کتاب ہے۔۔سخاوت کے ساتھ شمالی افغانستان سے جنوبی افغانستان تک، مغربی افغانستان سے مشرقی افغانستان تک شہداء پیش کئے۔اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ یہ قربانی دینے، ثابت قدم رہنے، صبر کرنے اور چیلنجوں کا سامنا کرنے والے عوام ہیں۔

افغانی مسلم عوام اس لیے اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ وہ پوری دنیا کو اور اس میں سرفہرست امریکہ، جو شر کی جڑ ہے، کو یہ بتا سکے کہ: ہم بھوک، غربت، بے گھر ہونے اور ہجرت کو تو برداشت کر سکتے ہیں، مگر ہم اپنے رب کی کتاب کی توہین، اس کو روندنے، اس کے جلائے جانے اور اس کی تذلیل کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

افغانی مسلم عوام اس لیے اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ وہ ان مجرموں سے یہ کہہ سکے: بیشک ہمارے دلوں میں راسخ اسلامی عقیدہ، اپنے دین اور پروردگار کی کتاب کی محبت تمہاری کھوکھلی جھوٹی تہذیب سے زیادہ گہری اور رچی بسی ہے۔

ان دو جرائم:۔۔شہداء کے پاکیزہ جسموں پر پیشاب کرنا اور قرآن کریم کے نسخوں کو جلانا ۔: کے صفحے کو تہہ کر دیا گیا۔افغانی مسلم عوام ابھی اپنے صدمے سے باہر نہیں نکلے تھے کہ اس پر ایک ایسی تکلیف دہ اندوہناک مصیبت نازل ہوئی جس سے دل غم کی وجہ سے پگل جائیں اور جگر درد کے مارے ٹکڑے ٹکرے ہو جائیں۔ایسا اس لیے کیا گیا تاکہ اس کے چکنا چور بدن پر ایک اور بہتے ہوئے انتہائی گہرے گھاؤ کا اضافہ کیا جا سکے۔اس کا ارتکاب نہتے غریب کمزوروں کے حق میں کیا گیا، جنہیں مجرمانہ گولیوں کے ذریعے سے چھوٹی نیند سے بڑی نیند اس حالت میں سلا دیا گیا کہ انہیں پتہ ہی نہیں تھا اور نہ وہ جانتے تھے کہ ان کا جرم کیا تھا۔

(وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ) [البروج : 8]

"اور نہیں بدلہ لیا تھا انہوں نے ان (مومنین) سے مگر اس کا کہ وہ ایمان لے آئے تھے اللہ پر جو سب پر غالب، ہر قسم کی حمد و ثنا کا سزاوار ہے۔"

یہ وہ جرم ہے، جس کا ارتکاب اس امریکی فوجی نے بلکہ ان امریکی فوجیوں نے کیا جنہوں نے قندھار میں انتہائی بھیانک طریقے سے غریب افغانی خاندانوں کے گھروں پر حملہ کر کے ان کے اوپر اپنے سیاہ دلوں میں بھرے ہوئے بغض و کینے کی گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔یہ سب کرنے کے بعد ان کے دل ٹھنڈے نہیں

ہوئے۔اسی وجہ سے انہوں نے ان معصوم پاکیزہ جسموں کو ایک دوسرے کے اوپر ڈھیر کر کے اپنی آگ کا ایندھن بنادیا۔

(قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ * النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ * إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ * وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ * وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ) [البروج : 4–8]

"خندقوں والے (لوگ) ہلاک کر دیے گئے۔ جس میں بھڑکتی آگ تھی بہت ایندھن والی۔ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے تھے۔ اور جو (سختیاں) وہ اہلِ ایمان کے ساتھ کر رہے تھے (اس پر) وہ خود گواہ ہیں۔ اور نہیں بدلہ لیا تھا انہوں نے ان (مومنین) سے مگر اس کا کہ وہ ایمان لے آئے تھے اللہ پر جو سب پر غالب، ہر قسم کی حمد وثنا کا سزاوار ہے۔"

بیشک اخلاقی گراوٹ اپنی تمام صورتوں اور اقسام کے ساتھ عالمی اوباش ہم جنس پرست فوج اور اس کے سپاہیوں کے ساتھ جڑی ہوئی ہے اور ان کی صفت لازم میں سے شمار ہوتی ہے۔ یہ کوئی غیر متوقع طور پر رونما ہونے والے واقعات نہیں ہیں، جن کا ارتکاب چند بیوقوفوں نے کیا ہو جیسا کہ ان کے سربراہان اور ان کے ذرائع ابلاغ ہمارے سامنے نقشہ کھینچنا چاہتے ہیں۔ اس طرح وہ پردہ ہٹ جاتا ہے جس کے ذریعے سے وہ ملمع سازی کر کے سادھے لوگوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرنے میں لگے رہتے ہیں کہ ان کی فوج تو بڑی ترقی یافتہ ہے، جو اقداروں کو فروغ دینے اور انسانی حقوق کو تحفظ فراہم کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ حالانکہ جو خود اس چیز سے محروم ہے، وہ بھلا دوسروں کو کس طرح دے سکتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ جان لیں کہ میڈیا پر یہاں اور وہاں نشر ہونے والے یہ حقائق تو ان کے جرائم، اخلاقی گراوٹ اور کمینہ پن کے سمندر میں سے صرف ایک قطرہ ہیں، جن کا ارتکاب بغیر شرم کے اپنے فوجی اڈوں کی دیواروں کے پیچھے اور اپنے جیلوں کے اندھیروں میں کر رہے ہیں۔

کیا گوانٹانامو جیل کے رسوا کن جرائم امریکی فوج کے اخلاق کی ترجمانی نہیں کرتے؟

کیا ابو غریب جیل کے بدنام انکشافات صرف انفرادی عمل تھے جو امریکی فوج کے اقدار کی عکاسی نہیں کرتے؟

کیا عراق میں مسلم خواتین کی عزتوں کو لوٹنا اور پھر انہیں سرد خون کے ساتھ ہلاک کرنا چند محدود حرکتیں ہیں، جو بے داغ امریکی فوج کے چہرے کی صحیح تصویر نہیں دکھاتی ہیں؟

کیا افغانستان کی ولایت کابیسا میں اور اس کے علاوہ دیگر جگہوں پر نہتے بچوں کو قتل کرنا ایسی غلطیوں میں سے ہے جن سے کوئی جہادی محاذ بچا ہوا نہیں ہے؟

کیا عام لوگوں پر ان کی خوشیوں اور شادیوں کے موقعوں پر بار بار بمباریاں کرنے کا سبب بھی ہر مرتبہ مجاہدین کا ان لوگوں کے بیچ چھپنا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ان بمباریوں کے اکیلے ذمہ دار بھی وہ ہیں؟

میرے مسلمان بھائیو! تمام محاذوں پر عالمی کفر کے سرغنے کیخلاف مجاہدین جو جہاد کر رہے ہیں اس سے یہ مختلف روپ اختیار کرنے والا ملک صرف عسکری طور پر کمزور نہیں ہوا بلکہ اس بھی زیادہ اہم یہ ہے کہ جہاد نے اسے عریاں کر دیا ہے اور اسے عوامی سطح پر بے نقاب کر دیا ہے، اور ہر دو آنکھوں والے کے سامنے ان اقدار، مبادی اور اخلاق کے دعوں کی حقیقت عیاں کر دی ہے جن کی امریکہ دعوت دیتا تھا۔ ان دعووں کو پھیلانے کے بہانے امریکہ ہمیشہ بستیوں اور شہروں کو ملیامیٹ کرتا، عوام کو کچلتا اور کمزوروں کو ظلم و ستم کا نشانہ بناتا رہا۔ اب امریکہ کے متکبر مطلق العنان سیاستدانوں کے سامنے کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہ گئی تھی جس سے وہ اپنے ان جرائم اور گھٹیا کرتوتوں کو چھپا سکیں سوائے اس کے کہ وہ معذرت کی سرد باتیں کریں اور لپٹی ہوئی معافیاں مانگیں؛ جو اب صرف سادہ لوح لوگوں کے علاوہ کسی اور کو آراستہ کرنے کے قابل نہیں رہی ہیں۔ یہ جہاد سے حاصل ہونے والا ایک ایسا حتمی نتیجہ ہے، جو عبادتِ جہاد کے نتائج میں سے ایک ہے، اور جو ناپاک کو پاک سے چھانٹ کر الگ کرنے والی حکمت الہٰی کو پورا کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

(لِيَمِيزَ اللّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىَ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعاً فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ أُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ) [الأنفال : 37]

" تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے۔ پھر اس کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔"

اہل ایمان لوگوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ ناپاک خواہ کتنا پھیل جائے، بلند ہو جائے اور خوشنما بن جائے مگر اس کی قدر و قیمت بڑھ نہیں سکتی ہے، کیونکہ جیسے ہی وہ حق کی نکھار، عدل کی پاکیزگی اور اقداروں کی

پاکدامنی سے ٹکراتا ہے تو ناپاک سے فریب کی تمام ٹوپیاں اور ملمع سازی کی تمام چادریں دور ہٹ جاتی ہیں اور لوگوں کے سامنے اپنی مکروہ صورت، بدترین خوفناک چہرے اور تعفن انگیز گندی بدبو کے ساتھ نمایاں ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے سچ ہی فرمایا ہے:

(قُل لاَّ يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ فَاتَّقُواْ اللّهَ يَا أُوْلِي الأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ). [المائدة : 100]

"کہہ دو کہ ناپاک چیزیں اور پاک چیزیں برابر نہیں ہوتیں گو ناپاک چیزوں کی کثرت تمہیں خوش ہی لگے تو عقل والو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔"

امریکہ کو جنگ کے کھا جانے اور کارروائیوں کا اسے نڈھال بنا دینے کے بعد اب وقت آچکا ہے کہ امریکہ اپنی سرکشی سے جاگے، اپنی مدہوشی سے خبردار ہو، اپنی ہدایت کی راہ کو تلاش کرے، یہ جان لے کہ وہ ابھی کسی چیز پر نہیں ہے، غرور و تکبر اور اکڑپن میں مبتلا رہنے سے صرف اسی کی ذلت و رسوائی میں اضافہ ہو گا اور اس سے اس کی خستہ حال عوام مزید بیوقوفی اور ٹکڑوں میں ہی بٹے گی۔

امریکہ کے سیاستدانوں اور عقلمندوں کو چاہیے ــ اگر ان میں کوئی عقلمند ہے ــ کہ وہ اچھی طرح سے اس بات کو جان لیں کہ جس راستے پر وہ چلے اور اب تک چلے جا رہے ہیں یہ انہیں وہاں نہیں پہنچائے گا جہاں وہ جانا چاہتے ہیں بلکہ یہ راستہ تو انہیں اس کے قریب بھی نہیں کرے گا۔ پس عظیم دین اسلام جس کا دفاع کرنے میں ہم لگے ہوئے ہیں، جس کی خاطر ہم قربانیاں پیش کر رہے ہیں اور جس کی حفاظت کی خاطر ہمارے بہادروں کے ٹکڑوں کے انبار لگ رہے ہیں۔: اس اسلام کی قوت اس ہتھیار میں پوشیدہ نہیں جسے جنگجو اٹھاتا ہے اور جس کے گرنے سے وہ بھی گر جاتا ہے، اور جس کو اٹھانے والا، خواہ اس کا مقام و مرتبہ کتنا ہی کیوں نہ ہو، اس کے مر جانے کے بعد لڑائی بھی رک جاتی ہے۔ یہ دین چیلنج کو قبول کرتا ہے اور اس کو ماننے والے اپنے بس سے بھی زیادہ چیلنج کو قبول کرتے ہیں، اور وہ مقابلے کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں، خواہ پوری دنیا کے لشکر جمع ہو کر ان کے مقابلے میں کیوں نہ آجائیں، اور اپنے دشمن کے سامنے کئی دہائیوں اور صدیوں تک ڈٹے رہتے ہیں اور کبھی سفید جھنڈے بلند نہیں کرتے۔ اسلام کو چیلنج کرنے سے اسلام ہی کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، اس کی مخالفت کرنے سے یہ مزید سخت ہو جاتا ہے اور اس کا مقابلہ کرنے سے یہ مزید ڈٹ کر ابھرتا ہے۔

یہ دین ایسا ہے کہ زخم اسے گھائل نہیں کر سکتے، شبہات اسے ڈگمگا نہیں سکتے اور اس کے بڑھتے ہوئے قدموں کو جھوٹ اور بہتان نہیں روک سکتے۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ یہ اپنی طاقت مضبوط عقیدے اور ٹھوس ایمان سے حاصل کرتا ہے جو صبح و شام یہ صدا لگاتا ہے:

(وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيّاً وَلَا نَصِيراً * سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلاً). [الفتح : 22–23]

" اور اگر تم سے کافر لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر کسی کو دوست نہ پاتے اور نہ مددگار ۔(یہی) اللہ کی عادت ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے۔ اور تم اللہ کی عادت کبھی بدلتی نہ دیکھو گے"

اے صلیب کے پجاریو! (آنے والے) دن ہمارے (اور تمہارے) درمیان (فیصلہ کن) ہیں۔

ہماری آخری بات یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔